مولانا محمد عبید اللہ عفیف

# الاستفتاء

## خرچہ نہ دینے والے اور مفقود الخبر خاوند کی بیوی نکاحِ ثانی کی مجاز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آج سے چھبیس سال پہلے ایک عورت کا نکاح ایک شخص سے ہوا جو اب عرصہ تیرہ سال سے لاپتہ ہے۔ بہت تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔ نہ تو اس نے حق زوجیت ادا کیا، اور نہ نان نفقہ کا کفیل ہوا۔ اب اس کے بچے بڑے ہو گئے ہیں، خرچہ بڑھ گیا ہے اور گزر اوقات بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم کا مسئلہ بھی الجھ گیا ہے۔ تو کیا یہ عورت اپنی گزر اوقات اور اپنے بچوں کی پرورش کے لئے نکاحِ ثانی کر سکتی ہے ۔ کیا شرعِ محمدی اس کی اجازت دیتی ہے؟

(سائل جان محمد اعوان مکان نمبر ۳۴۷، محلہ دھنظ والا، ملتان شہر۔ مع تصدیق تین گواہ)

## الجواب بعون الوہاب:

بشرطِ صحت سوال و تصدیق گواہانِ ثلاثہ واضح ہو کہ یہ عورت افسرِ مجاز یعنی جج فیملی کورٹ شہر ملتان سے اجازت حاصل کر کے، چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر حسب منشا نکاحِ ثانی کر سکتی ہے۔ اور یہ نکاح دو طرح سے شریعتِ محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق صحیح اور شرعی نکاح ہو گا:

۱۔ حسبِ تحریر، خاوند عرصہ تیرہ سال سے مفقود الخبر (یعنی لاپتہ) ہے۔ اور خاوند کے مفقود الخبر ہو جانے پر بیوی کو اس کا صرف چار سال تک انتظار کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ اس عرصہ میں واپس گھر آ جائے تو خیر ورنہ بیوی کو ۴ ماہ دس دن (بیوہ) کی عدت گزارنا پڑتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ ہے:

"عن مالك عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال أيما امرأة فقدت زوجها فلم تدر أين هو فإنها تنتظر أربع سنين ثم تعتد أربعة أشهر وعشرا ثم تحل" (موطا امام مالک صفحہ ۲۰۹ باب عدة التي تفقد زوجها)

کہ "حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند مفقود (لاپتہ) ہو جائے اور اس کا کچھ پتہ نہ چلے کہ کہاں ہے؟ زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے، تو وہ عورت اس کی واپسی کا ۴ سال انتظار کرے۔ اگر اس عرصہ میں اس کا کچھ پتہ نہ چلے تو وہ (اس کی فوتیدگی کی) ۴ ماہ دس دن عدت گزار کر [illegible] سے آزاد ہو جاتی ہے۔"

یعنی اب اس کے مفقود خاوند [illegible] کو مردہ تصور کیا جائیگا اور اسے فوتیدگی کی عدت گزارنی ہوگی۔ بعد ازاں وہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حنفیہ نے ایسی بدنصیب عورت کے لئے انتظار کی مدت ۹۰ سال اور ۴ ماہ دس دن عدت رکھی ہے۔ ملاحظہ ہو، فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۳۰۰، ج ۲، طوغی روڈ، کوئٹہ۔

اور ظاہر ہے کہ نوے سال اور پھر ۴ ماہ دس دن کی انتظار بسیار کے بعد نہ تو وہ اس قابل ہوگی کہ اسے خاوند کی ضرورت ہو اور نہ کوئی اس بوڑھی فرتوت کو قبول کریگا۔ ویسے بھی اتنی عمر شاذ و نادر ہی کوئی فرد پاتا ہے یعنی ۹۰ سال انتظار، چار ماہ دس دن عدت + شادی سے پہلے اور بعد کا عرصہ تقریباً سوا سو سال یا کچھ کم و بیش لہٰذا یہ عقلاً بھی محال ہے۔

پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس صحیح اور محتاط فیصلہ کے مقابلہ میں حنفیہ کا فتویٰ نہ تو درخور اعتنا ہے اور نہ قابل التفات۔ اس لئے ہمارے نزدیک حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہی قول فیصل ہے۔

۲۔ [illegible] بیوی کا نان نفقہ (یعنی خوراک، لباس، رہائش اور علاج) واجب ہے۔ اگر خاوند اپنی بیوی سے [illegible] عمداً کوتاہی کرے یا [illegible] نفقہ دینے سے قاصر ہو اور بیوی اس حالت میں اپنے خاوند کے ساتھ نباہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو پھر اس بیوی کو عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح ثانی کا حق حاصل ہوتا ہے [illegible] حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الصدقة ما ترك غنى واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول تقول المرأة إما أن تطعمني وإما أن تطلقني ويقول العبد أطعمني واستعملني ويقول الابن أطعمني إلى من تدعني قالوا يا أبا هريرة سمعت هذا من رسول الله صلى الله

علیہ وسلم قال: لا، ھذا من کیس ابو ھریرة" (صحیح بخاری باب وجوب النفقة علی الاھل والعیال ص۸۰۶ ج۲)

کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا خود محتاج نہ ہو۔ اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے نیز پہلے زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرنا چاہیئے ـــ بیوی کہتی ہے کہ یا تو مجھے کھلا ، یا پھر طلاق دے دو۔ غلام کہتا ہے، مجھے کھلاؤ پلاؤ اور کام پر لگاؤ، بیٹا کہتا ہے، مجھے کھلاؤ، مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟ شاگردوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے دریافت کیا کہ "تقول المرأة" سے لے کر آخر تک آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا، یہ جملے میرے ہیں!"

شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

"واستدل بقولہ اما ان تطعمنی واما ان تطلقنی" من قال یفرق بین الرجل وامرأتہ اذا اعسر بالنفقة واختارت فراقہ وھو قول جمہور العلماء وقال الکوفیون یلزمھا الصبر وتتعلق النفقة بذمتہ واستدل الجمہور بقولہ تعالیٰ "ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا" (فتح الباری ص۴۲۶ ج۹)

کہ "حضرت ابوہریرہؓ کے قول "اما ان تطعمنی" سے جمہور علمائے امت نے استدلال کیا ہے کہ جب کوئی خاوند اپنی بیوی کے نان ونفقہ سے عاجز آجائے اور بیوی اس حالت میں اس کے ساتھ نباہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دینی چاہیئے۔ تاہم اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں بیوی پر صبر لازم ہے اور نفقہ بہرحال خاوند کے ذمہ ہے۔ اور جمہور علماء کے استدلال کی بنیاد یہ آیت ہے "ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا" کہ "بیویوں کو دکھ دینے کے لئے مت روک رکھو تاکہ تم حد سے تجاوز نہ کرو!"

۲۔ "عن سعید بن یحیٰ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الرجل لا یجد ما ینفق علی اھلہ قال یفرق بینھما" (اخرجہ سعید بن منصور عن سفیان عن ابی الزناد عنہ قال قلت لسعید بن المسیب "سنة؟" قال "سنة" وھذا مرسل قوی ومراسیل سعید بن المسیب معمول بھا لما عرف من انہ لا یرسل الا عن ... قال الشافعی: "والذی یشبہ ان یکون قول سعید سنة، سنة رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " (سبل السلام ص۲۲۶ ج ۳ باب من لم یجد ما ینفقہ علی امرأتہ یفرق بینہما)

یعنی "جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن مسیب کا فتویٰ ہے کہ جو خاوند اپنی جورو کو خرچہ نہیں دیتا تو اس جوڑے کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ ابو زناد کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، "ہاں یہ سنت ہے"! اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ویسے بھی سعید بن مسیب کے مراسیل معمول بہا ہیں۔ کیونکہ وہ ثقہ راویوں سے ارسال کرتے ہیں"!

۳۔ وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اُمَرَاءِ الاَجْنَادِ فِیْ رِجَالٍ غَابُوْا عَنْ نِسَائِهِمْ اَنْ یَاْخُذُوْهُمْ بِاَنْ یُنْفِقُوْا اَوْ یُطَلِّقُوْا فَاِنْ طَلَّقُوْا بَعَثُوْا بِنَفَقَةِ مَا حَبَسُوْا " اخرجہ الشافعی والبیہقی باسناد حسن - سبل السلام ص۲۲۶ ج۳)

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلح افواج کے کمانڈروں کو یہ فرمان بھیجا تھا کہ جو فوجی اپنی بیویوں سے باہر حاضر رہتے ہیں، ان کو پابند کیا جائے کہ یا تو وہ اپنی جوروؤں کو نان نفقہ بھیجیں یا پھر طلاق بھیج دیں۔ اگر طلاق دے دیں تو سابقہ مدت کا خرچ بھیجیں۔

مشہور محقق علامہ محمد بن اسماعیل الامیر یمانی لکھتے ہیں:

"وانہ دلیل علی ان النفقۃ عندہ لا تسقط بالمطل فی حق الزوجۃ وعلی انہ یجب احد الامرین علی الازواج الانفاق او الطلاق" (سبل السلام ص۲۲۶ ج۳)

کہ "یہ اثر اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے نزدیک اگر خاوند بیوی کو خرچ دینے سے ٹال مٹول کرے تو پھر بھی بیوی کا واجبی خرچہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ اور یہ اثر اس بات کی دلیل بھی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے نزدیک بیوی پر خرچ کرنا واجب ہے۔ بصورت دیگر خاوند کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائیگا"

"قد اختلف العلماء فی ہذا الحکم وہو فسخ الزوجیۃ عند اعسار الزوج علی اقوال: الاول ثبوت الفسخ وہو مذہب علی وعمر وابی ہریرۃ وجماعۃ من التابعین ومن الفقہاء مالک والشافعی واحمد وبہ قال اہل الظاہر مستدلین بما ذکر وبحدیث لا ضرر ولا ضرار وبان النفقۃ فی مقابل الاستمتاع وبدلیل ان الناشز لا نفقۃ لہا عند الجمہور فاذا لم تجب

النفقة سقط الاستمتاع فوجب الخیار للزوجة وبانه قد نقل ابن المنذر اجماع العلماء علی الفسخ بالعنة والضرر الواقع من العجز عن النفقة اعظم من الضرر الواقع بکون الزوج عنینا وبانه تعالیٰ قال "لَا تُضَارُّوهُنَّ" وقال "فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ" وای امساک بمعروف وای ضرر اشد من ترکها بغیر نفقة" (سبل السلام، شرح بلوغ المرام، ص۲۲۴، ج۳)

کہ "خاوند جب اپنی بیوی کو نان ونفقہ دینے سے عاجز آ جائے تو اس کی بیوی کو فسخ نکاح کا حق ملنے نہ ملنے میں علماء امت کے مختلف اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اس صورت میں بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔۔۔ حضرت علیؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت اور فقہاء میں سے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور اہل ظاہر کا بھی قول ہے۔ اور وہ مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ حدیث "لاضرر ولاضرار" سے بھی استدلال کرتے ہیں اور اس بات سے بھی استدلال لاتے ہیں کہ بیوی کا نفقہ اس سے استمتاع کے عوض میں ہے، جب نفقہ نہ ہوگا استمتاع نہ ہوگا لہٰذا اس صورت میں بیوی کیلئے خیار فسخ واجب ہو جائیگا۔ اور پھر اس بات سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ امام ابن منذر نے کہا ہے کہ جب خاوند عنین ہو تو علماء کا اجماع ہے کہ بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ نان نفقہ بند ہو جانے کا ضرر خاوند کے عنین ہونے کے ضرر سے کہیں زیادہ ہے۔ لہٰذا نان ونفقہ کے بند ہو جانے میں بیوی کو خیار فسخ کا حق بالاولیٰ حاصل ہونا چاہیئے۔

علاوہ ازیں یہ گروہ آیت " ولا تضاروھن " اور آیت " فامساک بمعروف او تسریح باحسان " سے بھی استدلال کرتا اور کہتا ہے کہ نان ونفقہ نہ ہونے میں امساک بالمعروف کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اور بیوی کے لئے نان ونفقہ کی بندش سب سے بڑا ضرر ہے۔"

پھر باقی اقوال پر محاکمہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"واذا عرفت ھذہ الاقوال عرفت ان اقواھا دلیلا واکثرھا قائلا ھو القول الاول"

(سبل السلام ص۲۲۶ ج۳)

کہ "ان اقوال کو بغور پڑھنے سے آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ دلیل کی مضبوطی کے لحاظ سے اور پھر قائلین کی کثرت کے لحاظ سے زیادہ قوی پہلا قول ہی ہے کہ بیوی کے نفقہ سے عاجز خاوند کی بیوی کو خیار فسخ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔"

## فیصلہ !

مذکورہ بالا احادیث ،صحابہ کرامؓ کی تصریحات ، تابعین کی تشریحات اور فقہائے ثلاثہ کی توضیحات ، الغرض جمہور علماء امت کے مطابق بشرط صحت سوال وبشرط صحت تصدیق گواہان ثلاثہ مسمات کنیز فاطمہ کو بہ دو وجہ نکاحِ ثانی کا حق پہنچتا ہے ۔

اول یہ کہ اس کا خاوند عرصہ تیرہ سال سے مفقود ہے اور مدت انتظار صرف چار سال ہے جبکہ نو سال زیادہ ہو چکے ہیں ۔

دوسرے یہ کہ عرصہ تیرہ سال سے نان نفقہ نہیں دیا جو کہ واجب تھا ۔ لہٰذا کنیز فاطمہ کو چاہیئے کہ وہ اس فتویٰ کی روشنی میں ملتان کی عائلی عدالت یعنی جج فیملی کورٹ سے باضابطہ اجازت حاصل کرے اور پھر ۴ ماہ دس دن عدت گزار کر نکاح ثانی کرے ۔ واللہ اعلم بالصواب !

محمد عبیداللہ بقلم خود ۔ چک ۵۲۱ گ ب ڈاکخانہ چک ۵۲۰ گ ب
براستہ ڈجکوٹ ۔ ضلع فیصل آباد

---

# اطلاع ضروری

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جائے گی ۔ بطور اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے ۔ اپنا پرچہ چیک کریں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد ، پندرہ دن کے اندر اندر ، آیندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ (اگست کا شمارہ) بذریعہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ——— اور اخدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی روانہ نہ کیا جائے ، ورنہ بعد میں کوئی معذرت قابلِ قبول نہ ہوگی ۔ یاد رکھئے

وی ۔ پی ۔ پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے اور وی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے ۔ لہٰذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے ۔ والسلام !

(منیجر)